سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ

﴿ذخیرہ الفاظ معنی﴾

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
وَصَّيْنَا	ہم نے حکم فرمایا	اِحْسَانًا	نیک سلوک
حَمَلَتْہُ	اٹھائے رکھا	اُمُّہٗ	اس کی ماں نے
كُرْهًا	تکلیف سے	وَضَعَتْہُ	اسے جنا
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا	تیس مہینے	بَلَغَ	وہ پہنچ گیا

﴿بامحاورہ ترجمہ آیات: 13 تا 15﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۱۳)

اِنَّ	الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا	اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا
بیشک	جن لوگوں نے	کہا کہ	پروردگار ہمارا	اللہ ہے	پھر	قائم رہے
فَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	
پس نہیں	ڈر	اوپر ان کے	اور	نہ وہ	غمگین ہوں گے	

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے تو اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۴)

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا ۚ	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ
یہ لوگ ہیں	رہنے والے	بہشت کے	ہمیشہ رہنے والے	بیچ اس کے	بدلہ ہے	اس چیز کا کہ	تھے وہ	کرتے

ترجمہ: یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ
وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۵)

وَ	وَصَّيْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَيْهِ	اِحْسٰنًا ؕ	حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ
اور	حکم کیا ہم نے	آدمی کو	ساتھ ماں باپ اپنے کے	احسان کرنا	اٹھاتی ہے اس کو	ماں اس کی
كُرْهًا	وَّ	وَضَعَتْهُ	كُرْهًا ؕ	وَحَمْلُهٗ	وَفِصٰلُهٗ	ثَلٰثُوْنَ
تکلیف سے	اور	جنتی ہے اس کو	تکلیف سے	اور حمل اس کا	اور دودھ چھڑانا اس کا	تیس
شَهْرًا ؕ	حَتّٰٓى	اِذَا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	بَلَغَ
مہینے ہیں	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	جوانی اپنی کو	اور	پہنچا
اَرْبَعِيْنَ	سَنَةً ۙ	قَالَ	رَبِّ	اَوْزِعْنِيْٓ	اَنْ	اَشْكُرَ
چالیس	برس کو	کہا	اے رب میرے	توفیق دے مجھ کو	یہ کہ	شکر کروں میں
نِعْمَتَكَ	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتَ	عَلَيَّ	وَ	عَلٰي	وَالِدَيَّ
تیری نعمت کا	وہ جو کہ	انعام کیا تونے	اوپر میرے	اور	اوپر	میرے والدین کے
وَ	اَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا	تَرْضٰىهُ	وَاَصْلِحْ	لِيْ

اور	یہ کہ	عمل کروں میں	نیک	جو پسند کرے تو اس کو	اصلاح کر	واسطے میرے
فِيْ	ذُرِيَّتِيْ ۚ	اِنِّيْ	تُبْتُ	اِلَيْكَ	وَ	اِنِّيْ
بیچ	میری اولاد کے	بیشک میں نے	توبہ کی	طرف تیری	اور	بیشک میں ہوں
مِنَ	الْمُسْلِمِيْنَ					
سے	مسلمانوں میں					

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا اس کی ماں نے اُسے تکلیف سے (پیٹ میں) اُٹھائے رکھا اور اُسے تکلیف سے جنا اور اُس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت 30 مہینے ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) 40 سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے تکلیف دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنا دے۔ بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

دعائیں

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ

اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنا دے۔

اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (سُورَةُ الْاَحْقَافِ :15)

بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھارا باپ۔ (صحیح مسلم: 2548)

تفصیلی سوالات

سوال 33: سورة الاحقاف پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: **سورة الاحقاف کا تعارف اور مضامین**

اجمالی خاکہ:

سُورَةُ الْاَحْقَافِ مکی سورت ہے۔ اس میں پینتیس (35) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ:

احقاف کا معنی ہے: ریت کے ٹیلے۔ جس جگہ قوم عاد آباد تھی اسے احقاف کہا جاتا تھا، کیوں کہ وہاں ریت کے بہت سے ٹیلے تھے۔سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کی آیت اکیس (21) میں اس جگہ کا ذکر آیا ہے۔اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَۃُ الْاَحْقَافِ رکھا گیا ہے۔

شانِ نزول:

سورۃ الاحقاف اس وقت نازل ہوئی جب جنات کی ایک جماعت نے حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے قرآن مجید سنا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے اس وقت پیش آیا جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے اور نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

خلاصہ:

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو تسلی دینا" ہے۔

مرکزی مضامین

شرک کی مذمت:

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کے شروع میں شرک کی مذمت کی گئی ہے،

مشرکین کے اعتراضات کا جواب:

سورۃ الاحقاف میں قرآن مجید، رسالت اور آخرت پر مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک:

سورۃ الاحقاف میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ وہ اپنی اولاد کے لیے بہت ہی مشقتیں برداشت کرتی ہے۔

اولاد کی بہترین خوبی:

سورۃ الاحقاف میں اولاد کے شکر گزار ہونے اور قناعت والی زندگی گزارنے کو ان کی بہترین خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

بُرے انجام سے خبردار:

جو لوگ اپنے والدین سے بُرا سلوک کرتے ہیں ان کے بُرے انجام سے بھی خبردار کیا گیا ہے۔

والدین کا حق:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک کو سب سے اہم قرار دیا ہے۔ گویا حقوق العباد میں سب سے اولین حق والدین کا ہے۔

قوم عاد کا تذکرہ:

تاریخ سے برے کردار کی مثال کے طور پر قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوم جزیرۂ عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب رہتی تھی۔ انھیں اپنی جسمانی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ حضرت ھود علیہا) نے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننے کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر یہ قوم اپنی جسمانی طاقت اور غرور کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو گئی۔

جنات کا ایمان لانا:

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کے آخر میں جنات کا حضرت محمد رَسُولُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے قرآن مجید سن کر ایمان لانے کا واقعہ ہے اور آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ثابت قدمی کا حکم:

سورۃ الاحقاف چونکہ سفر طائف کے بعد نازل ہوئی تھی اس لیے اس حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی تسلی سے نوازا گیا ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حوصلہ افزائی:

جنات کا اسلام قبول کرنا بھی دراصل اللہ تعالی کی طرف سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حوصلہ افزائی کی ہی ایک صورت تھی۔

سوال34: سورۃ الاحقاف کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب:

علمی و عملی نکات

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

جھوٹے معبود:

اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں، وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 5)

قیامت کا منظر:

قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود ان کے دشمن ہوں گے۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ:6)

قرآن مجید بشیر ونذیر:

قرآن مجید ظالموں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خبر دار کرتا ہے اور نیک لوگوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی خوش خبری دیتا ہے۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 12 - 14)

والدین سے حسنِ سلوک:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 15)

اولاد کی بخشش:

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی صاحب ایمان اور نیک اولاد کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 16)

کافروں ی نیکیوں کا بدلہ:

اللہ تعالیٰ آخرت میں کافروں کی نیکیاں قبول نہیں فرمائے گا۔ ان کی نیکیوں کا بدلہ انھیں دنیا ہی میں مل جاتا ہے۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 20)

جنات کا قبولِ اسلام:

جب جنات نے حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے قرآن مجید سنا تو نہ صرف وہ ایمان لے آئے بلکہ انھوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر انھیں بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 31)

عذاب کی شدت:

آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر لوگوں کو ایسا محسوس ہو گا کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 35)

﴿مختصر سوالات﴾

سوال199: سو

رۃ الاحقاف کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

احقاف کا معنی ہے: ریت کے ٹیلے۔ جس جگہ قوم عاد آباد تھی اسے احقاف کہا جاتا تھا، کیوں کہ وہاں ریت کے بہت سے ٹیلے تھے۔ سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کی آیت اکیس (21) میں اس جگہ کا ذکر آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَۃُ الْاَحْقَافِ رکھا گیا ہے۔

سوال200: سو

رۃ الاحقاف کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: **خلاصہ**

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کا خلاصہ "توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور حضرت محمد رَسُولُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دینا" ہے۔

سوال201: سو

رۃ الاحقاف کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں، وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ: 5)
- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود ان کے دشمن ہوں گے۔(سُورَۃُ الْاَحْقَافِ:6)

سوال202: قو

م عاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **قوم عاد**

تاریخ سے برے کردار کی مثال کے طور پر قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوم جزیرۂ عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب رہتی تھی۔ انھیں اپنی جسمانی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ حضرت ھود علیہا) نے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننے کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر یہ قوم اپنی جسمانی طاقت اور غرور کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو گئی۔

سوال203: سو

رۃ الاحقاف کے مرکزی مضامین تحریر کریں۔

جواب: **مرکزی مضامین**

LAST HOPE STUDY

سورۃ الاحقاف کے مرکزی مضامین درج ذیل ہیں:

- شرک کی مذمت
- مشرکین کے اعتراضات کا جواب
- والدین سے حسنِ سلوک
- قومِ عاد کا تذکرہ
- جنات کا ایمان لانا
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حوصلہ افزائی

سوال204: و

الدین سے حسنِ سلوک سے متعلق سورۃ الاحقاف میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: **والدین سے حسنِ سلوک**

سورۃ الاحقاف میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ وہ اپنی اولاد کے لیے بہت ہی مشقتیں برداشت کرتی ہے۔ سورۃ الاحقاف میں اولاد کے شکر گزار ہونے اور قناعت والی زندگی گزارنے کو ان کی بہترین خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ اپنے والدین سے بُرا سلوک کرتے ہیں ان کے بُرے انجام سے بھی خبردار کیا گیا ہے۔

سوال205: سو

رۃ الاحقاف کا شانِ نزول لکھیں۔

جواب: **شانِ نزول**

سورۃ الاحقاف اس وقت نازل ہوئی جب جنات کی ایک جماعت نے حضرت محمد رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے قرآن مجید سنا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے اس وقت پیش آیا جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے اور نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

سوال206: نبی

کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے والدین سے حسنِ سلوک کے متعلق کیا ارشاد فرمایا:

جواب: **حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ**

ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھاری ماں، انھوں نے پوچھا پھر کون؟

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھارا باپ۔ (صحیح مسلم:2548)

سوال207: سو

رۃ الاحقاف میں نبی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حوصلہ افزائی کیوں کی گئی؟

جواب: **ثابت قدمی اور حوصلہ افزائی**

سورۃ الاحقاف چونکہ سفر طائف کے بعد نازل ہوئی تھی اس لیے اس حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو خصوصی تسلی سے نوازا گیا ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جنات کا اسلام قبول کرنا بھی دراصل اللہ تعالی کی طرف سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حوصلہ افزائی کی ہی ایک صورت تھی۔

سوال208: اِ
نَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی ہمارا رب ہے۔

سوال209: ثُ
مَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

پھر وہ اس پر قائم رہے تو اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

سوال210: اُ
ولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

یہی لوگ جنت والے ہیں۔ ہمیشہ اِس میں رہنے والے ہیں۔

سوال211: جَ
زَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

سوال212: وَ
وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا۔

سوال213: حَ
مَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

اس کی ماں نے اسے تکلیف سے اُٹھائے رکھا اور اِسے تکلیف سے جنا۔

سوال214: وَ
حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ

اور اس کے حمل اور دودھ چھوڑنے کی مدت 30 مہینے ہے۔

سوال215: حَ
تّىٰٓ اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَـغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَـةًکاترجمہ لکھیں۔

جواب:
ترجمہ
یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور پھر چالیس سال کی عمر کو پہنچا۔

سوال216: قَ
الَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ کاترجمہ لکھیں۔

جواب:
ترجمہ
کہنے لگا اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں۔ جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا۔

سوال217: وَ
اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ کاترجمہ لکھیں۔

جواب:
ترجمہ
اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنادے۔

سوال218: اِ
نِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کاترجمہ لکھیں۔

جواب:
ترجمہ
بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

cx. احقاف کا معنی ہے:

(A) آبشاریں (B) جنگلات (C) ریت کے ٹیلے (D) پیاز

cxi. احقاف مسکن تھا:

(A) قوم عاد کا (B) قوم ثمود کا (C) بنی اسرائیل کا (D) قوم سبا کا

cxii. سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ میں حقوق بیان کیے گئے ہیں:

(A) غلاموں کے (B) بیوی بچوں کے (C) رعایا کے (D) والدین کے

cxiii. حقوق العباد میں اولین حق ہے:

(A) اولاد کا (B) والدین کا (C) اساتذہ کا (D) ہمسایوں کا

cxiv. قوم عاد کو بہت گھمنڈ تھا:

(A) مال پر (B) خوب صورتی پر (C) جسمانی طاقت پر (D) اولاد پر

cxv. سورۃ الاحقاف سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

cxvi. سورۃ الاحقاف کی کل آیات ہیں:

(A) 30 (B) 35 (C) 40 (D) 45

cxvii. سورۃ الاحقاف کے کل رکوع ہیں:

(A) 2 (B) 3 (C) 4 (D) 5

cxviii. سورۃ الاحقاف کی کس آیت میں لفظ احقاف آیا ہے؟

(A) 18 (B) 19 (C) 20 (D) 21

cxix. سورۃ الاحقاف کس سفر کے بعد نازل ہوئی؟

(A) سفر مدینہ (B) سفر شام (C) سفر تبوک (D) سفر طائف

cxx. جنات نے کس مقام پر قرآن مجید کی تلاوت سنی؟

(A) طائف (B) مکہ (C) نخلہ (D) تبوک

cxxi. اولاد کی بہترین خوبی ہے:

(A) والدین کا شکر گزار ہونا (B) قابل ہونا (C) امیر و کبیر ہونا (D) طاقت ور ہونا

cxxii. قوم عاد کا ملک ہے:

(A) ترکی (B) عمان (C) سعودی عرب (D) شام

cxxiii. قوم عاد کو کس نبی نے توحید کی دعوت دی؟

(A) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(C) حضرت ہارون علیہ السلام (D) حضرت ہود علیہ السلام

cxxiv. قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کن کی نیکیاں قبول نہیں فرمائے گا؟

(A) جنات کی (B) شیطان کی (C) منافقین کی (D) کافروں کی

cxxv. کن کی نیکیوں کا بدلہ اُن کو دنیا میں ہی مل جاتا ہے؟

(A) جنات کی (B) شیطان کی (C) منافقین کی (D) کافروں کی

cxxvi. قیامت کے دن مشرکین کے دشمن ہوں گے:

(A) لالچ (B) جھوٹے معبود (C) شیطان (D) دنیاوی اشیا

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8	9
C	A	D	B	C	A	B	C	D
10	11	12	13	14	15	16	17	
D	C	A	B	D	D	D	D	

مشقی سوالات

15۔ درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i. **احقاف کا معنی ہے:**

(A) آبشاریں (B) جنگلات (C) ریت کے ٹیلے (D) پیاز

ii. **احقاف مسکن تھا:**

(A) قوم عاد کا (B) قوم ثمود کا (C) بنی اسرائیل کا (D) قوم سبا کا

iii. **سُورَۃُ الْاَحْقَافِ میں حقوق بیان کیے گئے ہیں:**

(A) غلاموں کے (B) بیوی بچوں کے (C) رعایا کے (D) والدین کے

iv. **حقوق العباد میں اولین حق ہے:**

(A) اولاد کا (B) والدین کا (C) اساتذہ کا (D) ہمسایوں کا

v. **قوم عاد کو بہت گھمنڈ تھا:**

(A) مال پر (B) خوب صورتی پر (C) جسمانی طاقت پر (D) اولاد پر

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
C	B	D	A	C

16۔ **مختصر جواب دیجیے۔**

xxxiii. **سورۃ الاحقاف کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟**

جواب:

وجہ تسمیہ

احقاف کا معنی ہے: ریت کے ٹیلے۔ جس جگہ قوم عاد آباد تھی اسے احقاف کہا جاتا تھا، کیوں کہ وہاں ریت کے بہت سے ٹیلے تھے۔ سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کی آیت اکیس (21) میں اس جگہ کا ذکر آیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُورَۃُ الْاَحْقَافِ رکھا گیا ہے۔

xxxiv. **سورۃ الاحقاف کا خلاصہ لکھیے۔**

جواب:

خلاصہ

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کا خلاصہ ”توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور حضرت محمد رَسُولُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دینا“ ہے۔

xxxv. **سورۃ الاحقاف کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کریں۔**

جواب:

علمی و عملی نکات

سُورَۃُ الْاَحْقَافِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں، وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔(سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ: 5)
- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود ان کے دشمن ہوں گے۔(سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:6)

xxxvi. **قوم عاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: **قومِ عاد**

تاریخ سے برے کردار کی مثال کے طور پر قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قوم جزیرۂ عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب رہتی تھی۔ انھیں اپنی جسمانی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ حضرت ھود علیہا) نے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننے کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر یہ قوم اپنی جسمانی طاقت اور غرور کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہوگئی۔

17۔ **درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں:**

وَصَّيْنَا	حَمَلَتْهُ	اُمُّه	ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا	اَرْبَعِيْنَ سَنَةً	اَوْزِعْنِيْ
ہم نے حکم فرمایا	اُٹھائے رکھا	اس کی ماں نے	تیس مہینے	چالیس سال	مجھے توفیق دے

18۔ **دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔**

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (١٣)

بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے تو اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(١٤)

یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ښ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (١٥)

اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا اس کی ماں نے اُسے تکلیف سے (پیٹ میں) اُٹھائے رکھا اور اُسے تکلیف سے جنا اور اُس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت 30 مہینے ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) 40 سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے تکلیف دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنادے۔ بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

19۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

i. سُورَۃُ الۡاَحۡقَافِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1، 2

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: جنّات کے بارے میں قرآنِ مجید کی آیات اور مستند احادیث سے رہ نمائی لیجیے۔

جواب: **قرآن مجید کی آیات**

جنّات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ جن کو انسان کی پیدائش سے تقریباً دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا۔ لفظ جن کا مطلب پوشیدہ یا چھپا ہوا ہے۔ یہ ایک غیر مرئی مخلوق ہے۔ اس مخلوق کا ذکر قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔

"اور ہم نے انسان کو کھنکتے ہوئے گارے سے تخلیق کیا اور جنّات کو اس سے بھی پہلے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔" (سورۃ الحجر:26)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اس نے انسان کو بجنے والی مٹی سے اور جنّات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ (سورۃ الرحمن:14 تا 15)

علامہ ابن کثیر روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا جن جسے تخلیق کیا گیا اس کا نام معارض ہے۔ جنّات میں بھی نیک اور بد دونوں اقسام پائی جاتی ہیں۔ ایک اور روایت ہے کہ جنّات کو جمعرات کو تخلیق کیا گیا۔ سورۃ الذریت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اور میں نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔"

ابلیس بھی ایک جن ہے۔ سورۃ ص میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(یاد کیجیے) جب آپ کے ربّ نے فرشتوں سے فرمایا کہ بے شک میں مٹّی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔ پھر جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ پھر سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے تکبّر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (اللہ نے) فرمایا اے ابلیس! کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تُو (آدم کو) سجدہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا کیا تُو نے تکبّر کیا؟ یا تُو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟ (ابلیس نے) کہا میں اس سے بہتر ہوں تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تُو نے اس کو مٹّی سے پیدا کیا۔ (اللہ نے) فرمایا پس تُو یہاں سے نکل جا بے شک تُو مَردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی بدلہ کے دن تک۔ (ابلیس نے) کہا اے میرے ربّ! پھر تُو مجھے مہلت دے اس دن تک کے لیے (کہ جب) وہ اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک تُو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے۔ اس دن تک جس کا وقت مقرر ہے۔ (ابلیس نے) کہا پس تیری عزّت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کروں گا۔ سوائے ان کے جو تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے۔

سوال2: قومِ عاد کا ذکر قرآنِ مجید میں دیگر مقامات پر بھی موجود ہے۔ اس قوم کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ گوگل میپ کے ذریعے قومِ عاد کے مسکن کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: **قومِ عاد**

بحرِ عرب اور بحرِ احمر کے درمیان یعنی عمان اور حضرموت، بحرین اور مغربی یمن کے درمیان ایک وسیع صحرا ہے۔ جسے صحرا الاحقاف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ الاحقاف حقف کی جمع ہے۔ جس کے معنی ریت کے بلند و بالا ٹیلے ہیں۔ یہ اس قدر بڑا اور بھیانک صحرا ہے کہ جس میں اگر کوئی چیز پھینکی جائے تو وہ لمحوں میں غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ علاقہ آج سے تین ہزار سال قبل مسیح آباد تھا۔ سرسبز و شاداب علاقہ تھا۔ جہاں بے شمار پھلوں اور پھولوں کے وسیع باغات، ٹھنڈے پانی کے چشمے، آبشاریں اور بلند و بالا عمارتیں تھیں۔ جس میں دنیا کی سب سے زیادہ طاقت ور، مالدار اور شاندار تمدن رکھنے والی قوم عاد آباد تھی۔ اسے ہزار ستونوں والی قوم بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا کے سب سے زیادہ قد آور اور زور آور انسان تھے۔ اتنے طاقت ور لوگ اللہ تعالیٰ نے پھر پیدا نہیں کیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

"اور ان جیسی کوئی اور قوم اور ملکوں میں پیدا نہیں کی گئی۔"

یہ 13 قبائل تھے۔ بت پرست قوم تھی۔ اس قوم پر حضرت لوط علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت ھود علیہ السلام نے تقریباً 50 سال تک تبلیغ کی۔ سب سے زیادہ مزاحمت لقمان قبیلے نے کی اور حضرت ھود علیہ السلام کو برا بھلا بھی کہا۔ حضرت ھود علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بارشیں بند کر دیں۔ آبشاریں اور چشمے سوکھ گئے۔ سرسبز و شاداب کھیت سوکھ گئے۔ مویشی مر گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پھل اور اناج ختم ہو گیا اور قوم خشک سالی کا شکار ہو گئی۔ یہ کیفیت 3 سال تک رہی۔ حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد دلایا اور اللہ کے خوف سے ڈرایا۔ لیکن وہ کہنے لگے کیا ہم اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر آندھی کا عذاب مسلط کیا۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال3: جنّات کا جو واقعہ سورۃ الاحقاف میں مذکور ہے اس کا تفصیلی مطالعہ کر کے طلبہ کو بتائیں۔

جواب: **جنّات کا واقعہ**

اور یاد کیجیے جب ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کی طرف متوجہ فرمایا جنّات کی ایک جماعت کو کہ وہ غور سے قرآن سنیں تو جب وہ اُن کے پاس حاضر ہوئے (تو) کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب (قرآن) پڑھا جاچکا تو وہ واپس آئے اپنی قوم کی طرف (بُرے انجام سے) ڈرانے والے بن کر۔ انھوں نے کہا اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے (یہ) تصدیق کرنے والی ہے (ان کتابوں کی) جو اس سے پہلے ہیں ہدایت کرتی ہے حق کی طرف اور سیدھے راستہ کی طرف۔ اے ہماری قوم تم اللہ کی طرف بلانے والے رسول کی بات قبول کرلو اور ان پر ایمان لے آؤ۔ وہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور دردناک عذاب سے تمھیں پناہ دے گا۔

سوال4: طلبہ کو اعمال صالحہ کی اہمیت کے بارے میں آگاہی دیں۔

جواب:

اعمالِ صالحہ کی اہمیت

ہر وہ کام جس کے کرنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیا ہو۔ اعمالِ صالح کہلاتے ہیں۔ اور ہر وہ کام جس کے کرنے سے اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے روکا ہو۔ اس سے بچنا بھی نیکی ہے۔ اعمالِ صالح درج ذیل ہیں:

- والدین سے حسنِ سلوک

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی صاحبِ ایمان اور نیک اولاد کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی عبادت کے بعد والدین سے حسنِ سلوک کو سب سے اہم قرار دیا ہے۔

گویا حقوق العباد میں سب سے اولین حق والدین کا ہے۔

- صلہ رحمی کرنا
- نماز ادا کرنا
- زکوٰۃ ادا کرنا
- روزہ رکھنا
- حج کرنا
- رزقِ حلال کمانا
- حقوق العباد کی ادائیگی

- **ظلم و زیادتی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اس حوالے سے طلبہ کی تربیت کیجیے۔**

جواب:

ظلم و زیادتی کے متعلق وعید

کسی چیز کا ایک مخصوص مقام پر رہنا اس کا حق ہے۔ اگر آپ اس کی جگہ بدل دیں گے تو یہ حق تلفی ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں۔ تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو۔ مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

مزدور کو اس کا حق نہ ملنا، عورتوں کو ان کے حقوق نہ دینا، غلاموں کے حقوق ادا نہ کرنا، والدین، اولاد، رشتہ دار اور بندوں کے حقوق ادا نہ کرنا بھی ظلم و زیادتی میں شامل ہو گا۔ قرآن مجید میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ بندوں کی حق تلفی کے متعلق فرماتے ہیں۔

جو شخص دوسرے پر ظلم کرے گا۔ اللہ اُسے دردناک عذاب دے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کہ بری بات کو بلند آواز سے کیا جائے سوائے ظلم کے۔

ایک اور جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

تمہارا رب کہتا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنے نفس پر حرام کیا ہے۔

حدیثِ قدسی ہے کہ

اور جو شخص کسی کی ایک بالش زمین بھی مارے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن سات زمینوں کے برابر طوق اس کے گلے میں ڈالے گا۔

قرآن مجید ظالموں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خبردار کرتا ہے اور نیک لوگوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔

- **والدین کے حقوق سے طلبہ کو آگاہ کیجیے اور انھیں والدین کا حق ادا کرنے کی ترغیب دیجیے۔**

جواب:

والدین کے حقوق

والدین ہر طرح کی مصیبتیں اور مشکلات اٹھا کر اولاد کی پرورش کرتے ہیں، اپنا سارا سکون اور آرام اولاد کی خاطر قربان کر دیتے ہیں لہٰذا اولاد کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ہر حال میں والدین کا بھی خیال رکھیں اور ان کی خدمت کریں۔

اولاد پر فرض ہے کہ وہ والدین کے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا ان کا ہر حکم بجالائیں۔ خاص طور پر جب بڑھاپے کی عمر میں ہوں تو ان کی تابع فرمانی کریں۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔"

انسانیت کا وجود خدا کے بعد والدین کا مرہونِ منت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلاَّ تَعْبُدُوْا اِلاَّ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

"تیرے رب کا یہ حکم ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔" (الاسرا: ۲۳)

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بڑھاپے میں والدین کی خدمت پر بہت زور دیا ہے چونکہ والدین اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں اولاد پر صرف کر چکے ہوتے ہیں لہٰذا اب اولاد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ان کی خدمت کریں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْكِلٰهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَاتَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًاO وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

"(اگر والدین) تمہارے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اف بھی نہ کہنا اور انھیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو۔ اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عجز و انکساری کے بازو جھکائے رکھو۔" (الاسرا: ۲۳-۲۴)

اولاد پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ والدین کی زندگی میں اور مرنے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں۔ یہ سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

"اور کہو اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ (شفقت کے ساتھ) انھوں نے بچپن میں مجھے پالا۔" (الاسرا: ۲۴)

اولاد کو چاہیے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا کہ سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا، عرض کیا گیا پھر کونسا ہے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ (صحیح البخاری)

والدین کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے دوستوں اور عزیزوں سے حسن سلوک کیا جائے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ "بہت بڑی نیکیوں میں سے ایک نیکی یہ بھی ہے کہ آدمی والدین کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔"

LAST HOPE STUDY

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40منٹ　　　　کل نمبر:25

سوال60: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7×1=7)

(civ) احقاف کا معنی ہے:

(A) آبشاریں　(B) جنگلات　(C) ریت کے ٹیلے　(D) پیاز

(cv) احقاف مسکن تھا:

(A) قوم عاد کا　(B) قوم ثمود کا　(C) بنی اسرائیل کا　(D) قوم سبا کا

(cvi) سُورَةُ الْاَحْقَافِ میں حقوق بیان کیے گئے ہیں:

(A) غلاموں کے　(B) بیوی بچوں کے　(C) رعایا کے　(D) والدین کے

(cvii) حقوق العباد میں اولین حق ہے:

(A) اولاد کا　(B) والدین کا　(C) اساتذہ کا　(D) ہمسایوں کا

(cviii) قوم عاد کو بہت گھمنڈ تھا:

(A) مال پر　(B) خوب صورتی پر　(C) جسمانی طاقت پر　(D) اولاد پر

سوال61: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(lxxxvi) سُورَةُ الاحقاف کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

(lxxxvii) سُورَةُ الاحقاف کا خلاصہ کیا ہے؟

(lxxxviii) قومِ عاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(lxxxix) سُورَةُ الاحقاف کا شانِ نزول بتائیں۔

(xc) درج ذل الفاظ کے معنی لکھیں۔

حَمَلَتْهُ　اُمُّهٗ　ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا　اَوزِعْنِیْٓ

سوال62: درج ذیل آیات کا ترجمہ لکھیں۔ (2.5×2=5)

(الف) اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۱۳)

(ب) اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۱۴)

سوال63: تفصیلی جواب لکھیں۔ (8×1=8)

سُورَةُ الاحقاف کی علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جماعت نہم کا امتحانی پرچہ مرتب کرنے بارے ہدایات:

-1	سوال نمبر 1 مرتب کرتے وقت مقررہ حصۂ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات) میں سے سوالات مرتب کیے جائیں۔
-2	سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتب کیے جائیں: i۔ مقررہ حصہ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نکات ii۔ جائزے کے لیے منتخب آیات مبارکہ کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ
-3	سوال نمبر 3 مرتب کرتے وقت جماعت نہم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معنی پوچھے جائیں۔
-4	سوال نمبر 4 مرتب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب آیات مبارکہ میں سے ہی بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔
-5	سوال نمبر 5 مرتب کرتے وقت مقررہ حصہ قرآن میں سے سورتوں کے تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ، اہم نکات پر مشتمل سوالات بنائے جائیں۔

رموزاوقاف قرآن مجید

ہر اک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو ہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموزِ اوقافِ قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجد کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

O	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول تۃ ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔
م	یہ علامت وقفِ لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو۔ جسمیں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائیگا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کیخلاف ہو جائے گا۔
ط	وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قِیل علیہ الوقف کا خُلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قدیو صَل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف	یہ لفظ قف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ	سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفۃ	لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔
لا	لا کے معنیٰ نہیں کے ہیں یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر، عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے۔ بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے۔ اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
ک	کذٰلک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔